Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN 3007-3820 (Print) | 3007-3812 (Online)
(July-December) 2024, 2: 2 (1-24)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جولائی–دسمبر ۲۰۲۴ء) ۲:۲

اجتہاد بالمقاصد کی عصری معنویت: تحدیات اور امکانات کا تجزیہ

Contemporary Relevance of Ijtihād bil-Maqāṣid: An Analysis of Challenges and Opportunities

Dr. Muhammad Riaz Mahmood [a] & Riasat Khan[b]

[a] Associate Professor, Department of Islamic Thought, History and Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan

[b] International Qur'ān Institute, Bharia Phase-II, Islamabad, Pakistan.

Corresponding author Email: riaz.mahmood@aiou.edu.pk

How to cite: Dr. Muhammad Riaz Mahmood & Riasat Khan" Promotion of Ijtihad bil-Maqāṣid in Current Era: A Review of its Limitations and Possiblities," *Mohi-ud-Journal of Islamic Studies* 2, no. 2 (2024): 1-24.

ABSTRACT:
This paper aims to analyze the scholarly tradition of *Ijtihād bil-Maqāṣid* among Muslims identifying the challenges that hinder the promotion of this tradition in the modern era developing of this specific approach to *Ijtihād*. The paper employs a qualitative research methodology, focusing on *Ijtihād bil-Maqāṣid*, which involves deriving rulings directly in light of the objectives of Shari'ah. Instead of focusing on texts and traditional precedents, this approach seeks to achieve the intended objectives of the Lawgiver. This method emphasizes considering the temporal, regional, cultural, social, and historical contexts in which Islamic law was revealed. In the rapidly changing world, Muslims are facing many new challenges across various spheres of life due to inventions, discoveries, technological advancements, including interaction with non-Muslims, women in Muslim societies, cultural globalization, the use of artificial intelligence, global warming, waste management and organ transplantation. To find solutions to these issues, direct guidance from *Ijtihād bil-Maqāṣid* is essential. For that, it is necessary to establish a stable and coherent system through serious consultation and collaboration among legislative bodies, the judiciary, universities, religious seminaries, fiqh academies, Shariah courts, and fatwa institutions

Keywords: *Ijtihād bil-Maqāṣid*, Islamic Law and relevant Institutions, Challenges, Remedies, Applications

Mention in the table a brief sketch of Second author's Contribution:- (Maximum two Authors allowed only)
First Author and Second author developed this article together. Contents, order of the paper, the acquisition of references, the conclusions, both contributed mutually.

C

All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

1۔ موضوع تحقیق کی ضرورت، اہمیت اور پس منظر

اجتہاد وہ کوشش ہے جو کسی نئے پیش آمدہ معاملے میں امر شرعی کے بارے میں رائے قائم کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ حالات و زمانہ کی تبدیلی کے پیشِ نظر انسانوں کو آئے روز نت نئے مسائل کا سامنا ہے۔ اِن مسائل کا اجتہادی بصیرت کے ساتھ حل تلاش کرنا نہایت ضروری ہے۔ مسائل کی نوعیت کے اعتبار سے اجتہاد کی دو اقسام ہیں، اجتہاد بالقیاس اور اجتہاد بالمقاصد۔ اجتہاد بالمقاصد کے تحت شریعت کی حکمتوں اور غایتوں کو سامنے رکھتے ہوئے براہِ راست اخذ و استنباط کیا جاتا ہے۔ اس میں متون اور روایتی نظائر کے بجائے شارع کے مطلوبہ اہداف و مقاصد کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ وہ مخصوص اجتہادی اسلوب ہے جس میں شریعتِ اسلامیہ کے نزول کے زمانی، علاقائی، ثقافتی، سماجی اور تاریخی پہلوؤں پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔[1] بلاشبہ شرعی احکام کے کثیر جہتی مقاصد، مصالح، فوائد اور اہداف ہوتے ہیں۔ نئے سامنے آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے شریعت کے ان مقاصد کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا اجتہاد بالمقاصد ہے۔ اجتہاد بالمقاصد اور اجتہاد بالقیاس کے طریقہ ہائے فکر و عمل میں اختلاف ہے۔ اجتہاد بالقیاس کی نتیجہ خیزی اور عمل داری کا انحصار اُس کے ارکان یعنی اصل، فرع، علت اور حکم کی نئے پیش آمدہ معاملے کے ساتھ یکسانیت و مماثلت پر ہے۔ اس کے برعکس اجتہاد بالمقاصد میں شریعت کے مقاصد سے براہِ راست استنباط کیا جاتا ہے۔ مقاصدِ شریعت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فقہی مسائل میں اجتہاد کرنا اجتہاد بالمقاصد کہلاتا ہے۔ مسلمانوں کی علمی و فقہی روایت میں اجتہاد بالمقاصد سے استفادہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ انسانی مسائل کو حل کرنے کے لیے اولیاتِ عمر[2]، استحسان[3] اور مصالح مرسلہ[4] مسلمانوں کے وہ فقہی کارنامے ہیں جن میں شارع کے مقاصد سے براہ راست اخذ و استفادہ کی شہادت ملتی ہے۔

ایجادات، دریافتوں، ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی، قدرتی آفات اور ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے زمانہ بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کو مختلف شعبہ ہائے حیات میں بہت سے نئے مسائل کا سامنا ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ تعامل، مسلم معاشروں میں خواتین کے سیاسی و سماجی کردار، تہذیبی عالمگیریت، انشورنس، انسانی و حیوانی اور میکانی فضلات سے بچاؤ اور ان کو دوبارہ قابل استعمال بنانے، انسانی آبادی اور خاندانوں

---

[1]۔ ابن القيم، اعلام الموقعين (الدمام السعودية: دار ابن الجوزى، 1991ء)، 3:20-11۔

[2]۔ اس سے مراد حضرت عمر بن الخطابؓ کے وہ فیصلے ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں نئے مسائل کے حل کے لیے کیے گئے۔

[3]۔ یہ فقہ اسلامی میں ایک اصول ہے جس کے تحت کسی مسئلے میں عمومی قاعدے کی بجائے اس سے بہتر اور زیادہ مناسب حل کو اختیار کیا جاتا ہے۔

[4]۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی معاملے میں کوئی نئی دلیل یا حکم نہ ملے، تو پہلے سے موجود حکم یا حالت کو برقرار رکھا جائے۔

کی منصوبہ بندی، مصنوعی ذہانت کے استعمال، موسمیاتی تبدیلی، گلوبل وارمنگ اور اعضاء کی پیوند کاری ایسے مسائل ہیں جن کے حل کی تلاش کے لیے مقاصد شریعت سے براہِ راست رہنمائی بہت ضروری ہے۔ بعض اوقات ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب اجتہاد بالقیاس کی شرائط کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ایسی صورت حال میں شریعت کے مقاصد اور اس کی حکمتوں سے براہ راست استفادہ نسبتاً زیادہ مفید و مؤثر ہے۔ اس مخصوص نوعیت کے اجتہاد کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ انفرادی و اجتماعی سطح پر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا جائے۔ اس حوالے سے ضروری ہے کہ مقاصد شریعت سے متعلق مباحث کے ارتقا کا جائزہ لیا جائے۔ نیز اس ضمن میں حالیہ پیش رفت سے بھی استفادہ کیا جائے۔اجتہاد بالمقاصد کی ترویج وترقی کا تقاضا ہے کہ قانون ساز اداروں، عدلیہ، جامعات، دینی مدارس، فقہی اکیڈمیوں، شریعت کورٹس اور دار الافتاء سے وابستہ ذمہ داران اور اہلِ علم ودانش کے درمیان سنجیدہ مشاورت اور اشتراکِ عمل کے نتیجے میں ایک مستحکم و مربوط نظام وضع کیا جائے۔اسی علمی و فکری ضرورت کی تکمیل کے پیشِ نظر اس مضمون میں اجتہاد بالمقاصد کی روایت کا جائزہ لیا گیا ہے نیز اس طرزِ اجتہاد کی راہ میں حائل تحدیات کی نشان دہی کی گئی ہے۔اس ضمن میں ان امکانات پر بھی غور کیا گیا ہے جن کے نتیجے میں عصر حاضر میں اجتہاد بالمقاصد سے استفادہ کی روایت کو مستحکم کیا جاسکتا ہے۔

مضمون کو پانچ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔اس ضمن میں موضوع کی اہمیت اور پس منظر کو واضح کیا گیا ہے۔دوسرا جزو مسلمانوں میں اجتہاد بالمقاصد کی روایت کے جائزے پر مشتمل ہے۔اس ضمن میں اجتہاد کا مفہوم اور اس کی شرعی حیثیت، اجتہاد بالمقاصد کی ضرورت واہمیت اور حکمت وغایت، اس کی مختلف اقسام، اجتہاد بالقیاس اور اجتہاد بالمقاصد میں فرق سمیت مختلف پہلوؤں پر حاصلات مطالعہ پیش کیے گئے ہیں۔ تیسرے جزو میں ان تحدیات کا جائزہ لیا گیا ہے جو عصر حاضر میں اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کی راہ میں حائل ہیں۔چوتھے جزو میں ایسے اقدامات تجویز کیے گئے ہیں جن کی مدد سے اجتہاد بالمقاصد کی ترویج ہو سکتی ہے۔پانچواں جزو خلاصۂ بحث پر مشتمل ہے۔

2۔اجتہاد بالمقاصد کی روایت

فکر اسلامی میں اجتہاد کی افادیت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے مفہوم، تاریخی پس منظر، شرعی حیثیت اور اس کی ضرورت واہمیت کا جائزہ لیں۔ اجتہاد اسلامی قانون سازی کا ایک اہم حصہ ہے اور اس کی بنیاد قرآن، سنت، اجماع اور قیاس پر ہے۔اجتہاد لغوی طور پر "کوشش" یا "جدوجہد" کے معنٰی میں آتا ہے۔[5] فقہی

[5]۔ ابن منظور،لسان العرب (بیروت:دارالکتب العلمیہ،1414ھ)،3: 129۔

اصطلاح میں اجتہاد سے مراد کسی مجتہد کی وہ علمی و فکری کوشش ہے جس کی مدد سے قرآن و سنت کی روشنی میں کسی نئے مسئلے کا حل تلاش کیا جاسکے۔

اجتہاد کی بنیاد قرآن مجید کی متعدد آیات سے واضح ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾[6]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔"

قرآن حکیم سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ جب کوئی مسئلہ پیدا ہو تو اہل علم و دانش کی طرف رجوع کیا جائے۔ سورۃ النحل میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[7]

(اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو)

یہ آیت اجتہاد کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ جب کوئی مسئلہ براہ راست قرآن و سنت میں نہ ملے، تو علماء سے مشورہ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اجتہاد کی اہمیت کو واضح فرمایا اور اس کی ترغیب دی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب نبی اکرم ﷺ نے یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو ان سے سوال کیا کہ آپ کس طرح فیصلہ کریں گے۔ حضرت معاذؓ نے جواب دیا کہ میں قرآن سے فیصلہ کروں گا، اگر قرآن میں نہ ملا تو سنت رسول سے اور اگر وہاں بھی نہ ملا تو میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے رسول کے قاصد کو وہ چیز عطا کی جو رسول کو پسند ہے۔[8] نبی کریم ﷺ نے اجتہاد کے فضائل کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی حاکم اجتہاد کرتا ہے اور درست نتیجے پر پہنچتا ہے، تو اسے دو اجر ملتے ہیں، اور اگر وہ اجتہاد کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے، تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔[9] اس سے اجتہاد کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اجتہاد کرنے والا چاہے درست ہو یا غلط، اجر کا مستحق ہوتا

[6]- القرآن 4 :59 ۔

[7]- القرآن 16: 43۔

[8]- ابی داؤد، سنن ، کتاب الأقضية (بیروت:دار الفکر، 1997ء)

[9]- مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب العلم، ح: 1716 (بیروت:دار احیاء التراث العربی، 2001 ء)، 2 :123

ہے۔اجتہاد کی حیثیت اجماع امت سے بھی واضح ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے اجتہاد کو اسلامی فقہ میں ایک بنیادی اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ ان کے نزدیک اجتہاد اسلامی شریعت کے اصول وضوابط کو نئے حالات پر منطبق کرنے کا ذریعہ ہے۔ان کا قول ملاحظہ ہو:

((نأخذ بكتاب الله فما لم نجد فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإن لم نجد في كتاب الله ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذنا بقول أصحابه، فإن اختلفوا في الأمر أخذنا بقول من شئنا منهم، ونترك قول من شئنا منهم، ولا نخرج من قولهم إلى قول غيرهم، فإذا انتهى الأمر إلى إبراهيم والشعبي والحسن وابن سيرين فإنا نجتهد كما اجتهدو))[10]

(ہم قرآن مجید سے حکم لیتے ہیں، اگر وہاں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اور اگر وہاں بھی نہ ملے تو صحابہ کے قول سے، پھر اگر صحابہ کے اقوال میں اختلاف ہو تو ہم کسی ایک کو اختیار کر لیتے ہیں اور باقیوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اور ان کے اقوال سے آگے نہیں بڑھتے۔ جب بات صحابہ سے بعد کے لوگوں جیسے ابراہیم، شعبی، حسن اور ابن سیرین تک پہنچتی ہے، تو ہم بھی ویسے ہی اجتہاد کرتے ہیں جیسے انہوں نے کیا تھا۔ یہ قول امام ابو حنیفہؒ کے اس نظریہ کی عکاسی کرتا ہے کہ جب قرآن، سنت اور صحابہ کے اقوال میں کسی مسئلے کا حل نہ ملے، تو اجتہاد کرنا ضروری ہے)۔

امام شافعیؒ نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں اجتہاد کی اہمیت پر تفصیلی بحث کی ہے۔ انہوں نے اجتہاد کو اسلامی قانون کے ایک اہم عنصر کے طور پر پیش کیا ہے۔ان کا قول ہے:

(وكل من تلقى عنه ليس له إلا أن يقيس أمثال ما نزل به مما لم ينزل) "[11]

(اور جو اس اجتہاد سے علم حاصل کرتا ہے، اس کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اسے قرآن و سنت پر قیاس کرے، جو اس کے سامنے آیا اس پر قیاس کرے جو ابھی تک سامنے نہیں آیا۔)

یہ قول امام شافعیؒ کے اس نظریہ کی عکاسی کرتا ہے کہ اجتہاد کو شریعت میں ان امور کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے جو قرآن و سنت میں براہ راست مذکور نہیں ہیں۔ اجتہاد بالمقاصد ایک ایسا طریقہ ہے جو شریعت کے عمومی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے احکام و قوانین کی تشریح کرتا ہے۔ اس اجتہاد کے ذریعے فقہاء ایسے نئے مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کا نصوص میں واضح ذکر نہیں ہوتا۔اسلامی فقہ کی تاریخ میں اجتہاد کا تصور ہمیشہ موجود رہا ہے۔[12] اجتہاد بنیادی طور پر قرآن وسنت کی نصوص کی بنیاد پر کیا جاتا تھا۔ جب کوئی نیا مسئلہ پیش آتا تو فقہاء قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ اور دیگر اصولوں کو بروئے کار لاتے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کو

---

[10]۔ الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد (بيروت: دار الكتب العلمية،س ن)،13 :368۔

[11]۔ امام شافعی،الرسالة (القاہرة: دار التراث،س ن)،39۔40۔

[12]۔ الشاطبی،الموافقات (بیروت: دار المعارف، 1997ء)، 4 :194-195۔

ایسے نئے مسائل کا سامنا ہوا جن کا براہ راست حل قرآن و سنت میں موجود نہیں تھا۔امام ابو اسحاق الشاطبیؒ اجتہاد بالمقاصد کے نظریے کے اہم پیش رو سمجھے جاتے ہیں۔ اپنی مشہور کتاب "الموافقات" میں آپ نے شریعت کے بنیادی مقاصد کو واضح کیا اور اجتہاد کے عمل میں ان مقاصد کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کے مطابق شریعت کا بنیادی مقصد انسانوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔[13] اجتہاد بالمقاصد کا ایک اہم ہدف شریعت کی روشنی میں قانونی مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس مخصوص طرز اجتہاد کی روایت صدیوں پر محیط ہے اور اسے اسلامی قانون کے ارتقا میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس روایت کو سمجھنے کے لئے اس کے تاریخی پس منظر، اہم اصولوں اور معاصر حالات میں اس کی اہمیت پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں کئی ایسی آیات ہیں جو مصلحت و مقاصد کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ﴾[14]

(اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔)"

اس ارشاد ربانی سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ اعتدال اور انصاف شریعت اسلامیہ کے اہم مقاصد میں شامل ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے دور میں اجتہاد بالمقاصد کی عملی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے دوران چوری کی سزا معاف کر دی تھی کیونکہ آپ بخوبی سمجھتے تھے کہ شریعت کا مقصد لوگوں کی جان بچانا ہے، نہ کہ سزا دینا۔جب مسلمانوں نے ایران فتح کیا تو ایرانیوں کے باغوں اور کھیتوں کو تباہ کرنے کا سوال اٹھا۔ حضرت عمرؓ نے اس معاملے میں اجتہاد کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ باغوں اور کھیتوں کو تباہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان سے مسلمانوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا کہ زمین کو تباہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح جب مسلمانوں نے مصر فتح کیا تو وہاں کے لوگوں کو کپاس کی کاشت کرنے کی اجازت دینے کا معاملہ پیش آیا۔ بعض لوگ اس وقت کپاس کی کاشت کو حرام سمجھتے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اس معاملے میں اجتہاد کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ مصر کے حالات کو دیکھتے ہوئے کپاس کی کاشت کی اجازت دی جا سکتی ہے۔امام ابو حنیفہؒ نے بھی اجتہاد بالمقاصد سے استفادہ کیا۔انہوں نے عراق کے سماجی اور اقتصادی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہی مسائل کا حل تلاش کیا۔ انہوں نے عراق میں تجارت کے نئے طریقوں کے حوالے سے نئے قوانین وضع کیے۔امام مالکؒ نے مدینہ کے سماجی اور اقتصادی حالات کو مد نظر رکھتے

---

[13]۔ مصدر نفسه، 2 : 10-11۔

[14]۔ القرآن 2: 143۔

ہوئے فقہی مسائل کا حل تلاش کیا۔ انہوں نے مدینہ میں قحط سالی کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم کے قوانین میں نرمی برتی، آپ نے تو واضح طور پر "مصالح مرسلہ" کا اصول بیان کیا، جس کے مطابق ایسی نئی مصلحتوں کو قبول کیا جاسکتا ہے جو شریعت کے مقاصد کے مطابق ہوں۔ امام شافعیؒ نے اجتہاد کے ذریعے قضا کے مسائل کو حل کیا اور اسلامی عدالتوں کے نظام کو مستحکم کیا۔ انہوں نے شہادت کے قواعد کو وضع کیا اور عدالتوں میں گواہوں کی تعداد اور ان کی شرائط کو متعین کیا۔ مختلف فقہی مذاہب میں اجتہاد بالمقاصد کا استعمال مختلف انداز میں کیا گیا۔ امام شاطبیؒ نے شریعت کے پانچ بنیادی مقاصد کا تعین کیا جو کہ حفظ دین، حفظ نفس، حفظ نسل، حفظ عقل اور حفظ مال ہیں۔ اجتہاد بالمقاصد میں نصوص اور مقاصد کے درمیان تعلق کو سمجھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی مسئلہ براہ راست نصوص سے حل نہ ہو رہا ہو تو فقہاء مقاصد الشریعہ کو سامنے رکھ کر اجتہاد کرتے ہیں۔ وہ مصلحت[15]، سد ذرائع[16] اور استحسان کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں ۔اگر کوئی مسئلہ مصلحت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور شریعت کے مقاصد کے مطابق ہے تو اسے قبول کرتے ہیں، چاہے اس مسئلے کے متعلق کوئی واضح نص نہ ہو اور ایسے امور یا اعمال کو روک دیتے ہیں جو شرعی مقاصد کے خلاف ہوں یا کسی حرام کام کی طرف لے جانے کا سبب بنیں۔ وہ استحسان کے تحت کسی مسئلے میں عمومی قاعدے سے ہٹ کر مصلحت کے پیش نظر کوئی حکم دیتے ہیں۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کو ایسے نئے مسائل کا سامنا ہے جو ماضی میں فقہی ابحاث کا موضوع نہیں بنے تھے۔ ان مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے شیخ محمد الطاہر ابن عاشور، شیخ یوسف القرضاوی، شیخ عبداللہ بن بیہ، راشد الغنوشی، شیخ علی جمعہ، طارق رمضان اور دیگر علماء نے اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کو جدید مسائل کے حل کے لئے استعمال کیا۔ ان علماء نے مختلف فقہی مسائل جیسے کہ جدید بینکنگ، ویکسینیشن اور نامیاتی ادویات کے متعلق اجتہاد بالمقاصد کی روشنی میں فتاویٰ جاری کیے اور معاصر مسائل کا حل تلاش کیا ۔ معاشرتی انصاف، ماحولیات کی حفاظت، جدید مالیاتی نظاموں کے مسائل اور جدید بینکاری کے نظام میں بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا براہ راست ذکر قرآن وسنت میں نہیں ملتا۔ ان علماء نے سود سے پاک بینکاری نظام کی تشکیل میں اجتہاد بالمقاصد کا استعمال کیا تاکہ شریعت کے اصولوں کے مطابق حل تلاش کیا جا سکے۔[17] جدید میڈیکل سائنس میں جین تھراپی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور عضو کی پیوند کاری جیسے مسائل سامنے آتے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے اجتہاد بالمقاصد کا استعمال

---

[15]۔ اس سے مراد وہ عوامل ہیں جو انسانوں کے مفاد اور بہتری کے لیے ہوں۔

[16]۔ یہ ایک فقہی اصول ہے جس کے تحت ان اعمال کو روکا جاتا ہے جو براہ راست حرام نہیں ہوتے، لیکن وہ کسی حرام یا نقصان دہ چیز کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

[17]۔ يوسف القرضاوي، فقه الزكاة (بيروت :مؤسسة الرسالة، 1973 ء)، 1: 67-70۔

کیا گیا تاکہ جان، عقل اور صحت کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔[18] صنعتی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی نے ماحولیات پر بہت سے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ بہت سے علماء نے اجتہاد بالمقاصد کے ذریعے ماحول کی حفاظت اور انسانیت کی فلاح کے لیے حل تلاش کیے۔[19] اجتہاد بالمقاصد کی اہمیت اس امر سے واضح ہوتی ہے کہ یہ اسلامی قانون کو ایک زندہ اور متحرک نظام بناتا ہے۔ یہ طرز فکر وقت کی تبدیلی کے ساتھ پیدا ہونے والے مسائل کا شرعی حل فراہم کرتا ہے۔[20] یہ اجتہادی نظریہ شریعت کے بنیادی مقاصد کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ہر نئے مسئلے کا حل ان مقاصد کے مطابق ہو۔[21] نیز اسلامی تعلیمات کو جدید دنیا کے مسائل کے مطابق پیش کرتا ہے جس سے اسلام کی عالمی سطح پر قبولیت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔[22]

اجتہاد بالمقاصد کی عمومی طور پر پانچ اقسام ہیں۔[23] اجتہاد فی تحقیق المناط میں فقہاء کسی مخصوص مسئلے کے لئے شریعت کے عمومی مقاصد کا تعین کرتے ہیں۔ یعنی یہ جانچتے ہیں کہ کسی خاص معاملے میں شریعت کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔[24] اجتہاد فی تخریج المناط میں فقہاء مختلف نصوص کا جائزہ لیتے ہیں اور ان سے مشترکہ مقاصد نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا مقصد نصوص کے درمیان ربط پیدا کرنا ہے تاکہ نئے مسائل پر اجتہاد کیا جا سکے۔[25] اجتہاد فی تنقیح المناط میں فقہاء کسی خاص حکم کے پیچھے چھپے ہوئے مقصد کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ یعنی کسی خاص حکم کے لئے صرف بنیادی اور ضروری مقصد کا تعین کرتے ہیں۔[26] اجتہاد فی تطبیق المقاصد علی الواقع میں فقہاء شریعت کے مقاصد کو موجودہ حالات پر لاگو کرتے ہیں۔ اس میں جدید مسائل کا حل شریعت کے بنیادی مقاصد کی روشنی میں تلاش کیا جاتا ہے۔[27] اجتہاد فی تقدیم المصلحۃ کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب مختلف مقاصد میں تضاد پیدا ہو جائے اور کسی ایک مقصد کو ترجیح دینا ضروری ہو۔ فقہاء شریعت کی روح اور مقصد کی

---

[18]۔ ابن عاشور، مقاصد الشریعه الاسلامیه (تیونس :دار ابن سحنون، 1984 ء)، 156-160۔

[19]۔ راشدالغنوشی، المقاصد في الفقه الإسلامی (بیروت:دار النور،1995 ء)، 45-48۔

[20]۔ الشاطبی، الموافقات، 2 : 12۔

[21]۔ ابن عاشور، مقاصد الشریعه الاسلامیه، 162-164۔

[22]۔ الغنوشی، المقاصد في الفقه الإسلامی، 52-55۔

[23]۔ عرفان خالد ڈھلوں، اسلام کا نظریۂ اجتہاد (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2002ء)، 55-1

[24]۔ ابن القیم، اعلام الموقعین، 1: 208۔

[25]۔ الشاطبی، الموافقات، 2 : 7-9۔

[26]۔ ابو حامد بن محمد الغزالی ، المستصفی من علم الاصول (کراچی:ادارة القرآن ،والعلوم الاسلامیه، 1987ء)، 1 : 286۔

[27]۔ الشاطبی، الموافقات، 3 : 21۔

روشنی میں ترجیح کا تعین کرتے ہیں۔[28] اجتہاد بالمقاصد ایک لچکدار اور وسیع اصول ہے جس کی مدد سے فقہاء نئے اور پیچیدہ مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ اس اصول کی بنیاد پر شریعت کے عمومی مقاصد کو مد نظر رکھ کر احکام میں تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔اس فقہی تحرک کا مقصد یہ ہے کہ شرعی احکام کو مقاصد شریعت یعنی دین کے بنیادی مقاصد کے مطابق سمجھا اور نافذ کیا جائے۔ شریعت اسلامیہ کے یہ مقاصد اسلامی قانون کے اصول ہیں جو انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات اور بھلائی کے تحفظ پر مبنی ہیں۔ اجتہاد بالمقاصد کا یہ تصور شریعت کی جامعیت کو یقینی بناتا ہے۔ چونکہ قرآن وسنت میں بیان کردہ احکام ایک مخصوص وقت اور ماحول میں نازل ہوئے، اجتہاد بالمقاصد ان احکام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق سمجھنے اور لاگو کرنے کا ایک ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾[29]

(ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔)"

اجتہاد بالمقاصد کا بنیادی مقصد انسانی مصالح کی حفاظت کرنا ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شرعی احکام کو ایسے انداز میں نافذ کیا جائے جو انسانوں کے لئے فلاح وبہبود کا ذریعہ بنے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))[30]

(نہ نقصان دینا جائز ہے نہ نقصان برداشت کرنا)

یہ طرز اجتہاد شریعت کی فطری اور انسانی حیثیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی قانون انسان کی فطرت اور ضرورت کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾[31]

(اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا۔)

اجتہاد کا یہ طریقہ مجتہدین کو اجتہادی غلطیوں سے بچاتا ہے۔ جب شریعت کے مقاصد کو سمجھ کر اجتہاد کیا جاتا ہے تو غلطیوں کا امکان کم ہوجاتا ہے۔امام شاطبی نے اپنی کتاب "الموافقات" میں لکھا ہے:

((مقاصد الشريعة هي الأساس لكل اجتهاد صحيح)) "[32]

(مقاصد شریعت تمام صحیح اجتہادات کی بنیاد ہیں۔)

---

[28]- امام عز الدین بن عبدالسلام، قواعد الاحکام (بیروت:دار الکتب العلمیة، 1997ء)، 1 :8۔

[29]- القران 6: 38۔

[30]- ابن ماجه،سنن، ح: 2341 (بیروت:دار احیاء الکتب العربیه،س۔ن)، 2 :784۔

[31]- القران 2: 185

[32]- الشاطبی ،الموافقات، 2 : 8۔

یہ اجتہاد شریعت کے عدل اور مساوات کے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام انسانوں کے حقوق کو یکساں طور پر محفوظ رکھا جائے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ﴾[33]

(اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔)

اجتہاد بالمقاصد کے اصول کا اطلاق مختلف فقہی مسائل پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی نیا مسئلہ درپیش ہوتا ہے جس کا واضح حل قرآن و سنت میں موجود نہیں، تو مجتہدین مقاصد شریعت کو مد نظر رکھ کر اجتہاد کرتے ہیں۔ بعض اوقات معاملات کی شکلیں بدل جاتی ہیں، جیسے کہ معیشت، تجارت اور معاشرتی تعلقات میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس صورت میں اجتہاد بالمقاصد کے ذریعے اسلامی احکام کو نئے حالات پر لاگو کیا جاتا ہے۔ اجتہاد بالمقاصد اسلامی قانون کا وہ اہم اصول ہے جو شریعت کی حکمتوں اور اس کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے نئے مسائل کے حل کے لیے راستہ فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسانی مصالح کی حفاظت، عدل و انصاف کا قیام اور شریعت کے جامع اور فطری ہونے کو یقینی بنانا ہے۔

3۔ اجتہاد بالمقاصد کی ترویج میں عصری تحدیات

عصرِ حاضر میں اجتہاد بالمقاصد کو ترویج دینے کے لیے جن چیلنجز کا سامنا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. عالمگیریت اور ثقافتی تغیرات

عالمگیریت کی بدولت دنیا مختلف قوموں اور ثقافتوں کا ایک عالمی گاؤں بن چکی ہے۔ اس عمل نے مختلف معاشرتی اقدار اور اخلاقی نظریات کے درمیان ایک تہذیبی تصادم کو جنم دیا ہے، جس کا براہ راست اثر اجتہاد بالمقاصد کے عمل پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک معاشرے میں عورتوں کے حقوق، بچوں کی شادی اور سماجی روایات کے بارے میں جو نظریات ہیں ممکن ہے کہ وہ کسی دوسرے معاشرے میں قبول نہ کیے جاتے ہوں۔ اسی طرح مغربی ممالک میں ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور اسے انسانی حقوق کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ اس کا اثر مسلمان اکثریتی ممالک میں بھی محسوس کیا جارہا ہے۔ اس تہذیبی تنوع کی موجودگی میں اسلامی احکام کو عالمی سطح پر کیسے نافذ کیا جاسکتا ہے، یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ ثقافتوں کے درمیان یہ فرق علماء کے لیے اجتہاد کے دوران نئے اور پیچیدہ چیلنجز پیدا کرتا ہے، کیونکہ انہیں ان مختلف اقدار کے درمیان توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے۔[34] ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے

---

[33]- القران 16: 90

[34]- Hamid Akees, *Islam and Globalization: New Interactions*, (London: Routledge Publications, 2009), 1 :145-160.

مغربی دنیا میں ہم جنس پرستی کو قانونی حقوق کے طور پر تسلیم کیے جانے کے خلاف فتویٰ جاری کیا۔ انہوں نے اسلامی اصولوں کے مطابق اس عمل کو غیر اخلاقی اور غیر اسلامی قرار دیا۔ تاہم ان کے فتاویٰ کو مغربی میڈیا میں شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا جس کی وجہ سے عالمگیریت اور مغربی ثقافتی اثرات سے متعلق اسلامی دنیا میں ایک بحث کا آغاز ہوا۔ اتحاد عالمی علماء المسلمین ایک ایسا ادارہ ہے جو ان مسائل پر فتویٰ دینے میں پیش پیش رہا ہے اور اس نے کئی دفعہ مغربی دنیا کے دباؤ کا سامنا کیا ہے۔ اس صورت حال کے زیر اثر ان کے فتاویٰ کو عالمی سطح پر متنازعہ قرار دیا جاتا ہے۔

ii. **سائنس و ٹیکنالوجی کا فروغ**

سائنس اور ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے اجتہاد کے عمل کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔ نئی ایجادات اور ٹیکنالوجی جیسے جینیاتی ترمیم، کلوننگ، مصنوعی ذہانت اور طبی تحقیقات نے وہ مسائل پیدا کیے ہیں جن کے بارے میں نصوصِ شریعت میں واضح ہدایات موجود نہیں ہیں۔ علماء کو ان جدید ٹیکنالوجیز کے استعمال کے بارے میں اجتہاد کرتے وقت نہ صرف شرعی مقاصد کو مد نظر رکھنا ہوتا ہے بلکہ جدید سائنسی معلومات اور اخلاقیات کو بھی سمجھنا ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں علماء کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے بارے میں اجتہاد کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔[35]

iii. **معاشی عدم مساوات**

معاشی عدم مساوات اور غربت کے مسائل اجتہاد کے عمل میں ایک اہم چیلنج ہیں۔ اسلامی شریعت سماجی انصاف کے قیام پر زور دیتی ہے، لیکن جدید دنیا میں بڑھتی ہوئی معاشی ناہمواری نے اس مقصد کو حاصل کرنا مشکل بنا دیا ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور غربت میں اضافہ اجتہاد کے عمل میں پیچیدگی پیدا کرتا ہے، کیونکہ علماء کو ایسے معاشرتی اور اقتصادی مسائل پر اجتہاد کرنا ہوتا ہے جن کے بارے میں شریعت میں عمومی اصول تو موجود ہیں لیکن دور جدید میں معاشی و معاشرتی تفاوت نے انسانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ یہ سماجی عدم یکسانیت اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کی راہ میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔ معاشی عدم توازن نے اجتہادی فیصلوں کی قبولیت پر بھی منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

iv. **میڈیا پر غلط معلومات کا پھیلاؤ**

میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر اور اس کے ذریعے پھیلائی جانے والی غلط معلومات اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ میڈیا بعض اوقات مذہبی موضوعات کو غیر مستند طریقے سے پیش کرتا ہے، جس

35- Irfan Ahmad, *Contemporary Issues in Islamic Jurisprudence: Challenges and Solutions,* (Islamabad: Islamic Research Institute, 2023), 2 :101-105.

سے عوام کے دینی شعور پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر غلط معلومات اور نفرت انگیزی کے ذریعے علماء کے اجتہادی فیصلوں کو متنازعہ بنایا جاتا ہے۔ اس سے اجتہاد کے عمل پر عوامی اعتماد متزلزل ہو جاتا ہے۔[36]

v. **شخصیت پسندی کا بڑھتا ہوا رجحان**

آج کی دنیا میں شخصیت پسندی اور خود مختاری کا تصور بہت زور پکڑ چکا ہے، جس کے نتیجے میں بعض لوگ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں اور اجتماعی اقدار یا دینی اصولوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ اس سے اجتہاد کے عمل پر منفی اثر پڑتا ہے، کیونکہ اجتہاد کے ذریعے کیے جانے والے فیصلے شخصی آزادی اور شریعت کے درمیان توازن قائم کرنے میں مشکل پیدا کرتے ہیں۔ اجتہاد کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ سماج میں اجتماعیت کی ترویج کی جائے۔

vi. **علماء کے درمیان اختلافات**

مختلف فقہی مکاتب فکر کے درمیان اجتہاد کے بارے میں اختلافات بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ ایک مسئلے پر مختلف علماء مختلف آراء رکھتے ہیں، جس سے اجتہاد کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور اجماع پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں عوام کے لیے اجتہادی فیصلوں کو قبول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

vii. **سیاسی مداخلت**

اجتہاد کے عمل میں حکمرانوں کی مداخلت بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ بعض اوقات حکمران اجتہاد کے عمل کو اپنے سیاسی مفادات کے مطابق استعمال کرتے ہیں اور علماء پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ وہ ان کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے فتاویٰ جاری کریں۔ اس سے اجتہاد کے عمل کی غیر جانبداری اور اس کی اصل روح متاثر ہوتی ہے، اور اجتہاد بالمقاصد کا مقصد، جو کہ شریعت کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا ہے، کمزور ہو جاتا ہے۔[37]

viii. **جدید مسائل کی پیچیدگی**

جدید دور کے مسائل، جیسے سائبر کرائم، بین الاقوامی تجارتی معاملات، اور ماحولیاتی تبدیلی بہت پیچیدہ مسائل ہیں اور ان کا حل تلاش کرنے کے لیے گہرے علمی اور فقہی تجزیے کی ضرورت ہوتی

36- Farah Ali, *Media Influence on Religious Discourse: Challenges and Responsibilities*, (Publisher: Global Islamic Study Press, 2023) ,2 :78-83.

37 Tariq Khan, *Islamic Jurisprudence and Political Influence: Navigating the Challenges of Modernity* (Islamabad: International Islamic University, 2022), 1 :55-60.

ہے۔ علماء کو ان مسائل پر اجتہاد کرتے وقت جدید علوم کے ماہرین سے مشاورت کرنا پڑتی ہے تاکہ وہ مسائل کی درست تفہیم کر سکیں۔ ہندوستان میں اسلامک فقہ اکیڈمی ایک ایسا ادارہ ہے جو اجتہاد بالمقاصد کے تحت عصری فقہی مسائل کے حل کے لیے معروف ہے۔ اسے جدید ہندوستان میں سیکولرزم اور جمہوریت کے ساتھ ساتھ معاشرتی مسائل جیسے اقلیتوں کے حقوق، معاشرتی انصاف اور مذہبی ہم آہنگی کے حوالے سے کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہاں کے علماء کو اکثر جدید قانون اور اسلامی اصولوں میں توازن قائم کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔[38]

.ix **دینی شعور کا فقدان**

عوام میں دینی شعور کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے، کیونکہ اجتہادی فیصلے عوام کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔ اگر عوام اجتہاد اور اس کے مقاصد کی اہمیت کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے تو وہ ان فیصلوں کو قبول کرنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں۔

.x **قدیم فقہی اصولوں کے اطلاق پر اصرار**

اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں ایک اہم چیلنج قدیم فقہی اصولوں کے اطلاق پر اصرار کی شکل میں سامنے آیا ہے۔ قدیم فقہی اصول اور اجتہادی طریقے آج کے تیز رفتار اور بدلتے ہوئے دنیاوی مسائل کا احاطہ کرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ زیادہ تر فقہی مکاتب فکر ان مسائل کے حل کے لیے روایتی اجتہادی اصولوں پر ہی انحصار کرتے ہیں، جبکہ جدید دنیا میں کئی ایسے نئے مسائل جنم لے چکے ہیں جن کے لیے مزید ترقی یافتہ اور وسیع نظریاتی فریم ورک کی ضرورت ہے۔ جیسے جدید مالیاتی نظام، انٹرنیٹ پر ہونے والے لین دین، ڈیجیٹل کرنسی اور بائیو ٹیکنالوجی سے متعلق معاملات، ان سب مسائل کو پرانے فقہی اصولوں کی روشنی میں حل کرنا بڑا مشکل ہے۔ علماء کو اجتہاد کے لیے مزید وسیع اور جامع طریقے اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ جدید دور کے مسائل کو شریعت کے مقاصد کے مطابق حل کر سکیں۔[39]

.xi **تعلیم و تربیت کے جدید معیارات کی عدم تفہیم**

اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں ایک اور بڑی رکاوٹ دینی تعلیم اور تربیت کا فقدان ہے۔ آج کے دور میں اجتہاد کرنے کے لیے صرف روایتی علوم سے نسبت کافی نہیں، بلکہ جدید علوم جیسے سائنس، معیشت، سماجیات اور بین الاقوامی قانون میں بھی مہارت درکار ہے تاکہ جدید مسائل کا درست تجزیہ کیا جا

---

[38]- Amina Khan, *Contemporary Challenges in Islamic Jurisprudence: Navigating Modern Issues* (Islamabad: Islamic Law and Society Press, 2024), 3:102-107.

[39]- Tariq Khan, *Islamic Jurisprudence in Digital Age: Challenges and Responses* (Islamabad: Islamic Law and Society, 2024),2:88-94.

سکے۔ تاہم بیشتر دینی مدارس میں آج بھی طلبہ کو صرف روایتی دینی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے اور جدید علوم سے متعلق کوئی خاص تربیت فراہم نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ سے علماء جدید دنیا کے مسائل کو پوری طرح سے سمجھنے اور ان پر اجتہاد کرنے میں مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اجتہاد کے لیے علماء کو نہ صرف شرعی اصولوں میں ماہر ہونا چاہیے، بلکہ انہیں معاصر دنیا کی سماجی، سائنسی اور اقتصادی تبدیلیوں سے بھی مکمل طور پر آگاہ ہونا چاہیئے۔

xii. عوامی اعتماد سے محرومی

اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں عوامی اعتماد کی کمی بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ ماضی میں علماء کو اعلیٰ مقام اور عوام میں بے پناہ اعتماد حاصل تھا، لیکن آج کے دور میں مختلف عوامل کی وجہ سے عوام میں علماء کے اجتہادی فیصلوں پر سے اعتماد کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ علماء کے درمیان اختلافات، اجتہادی عمل میں شفافیت کی کمی اور بعض علماء کا اپنے فیصلوں میں سیاسی یا سماجی دباؤ کو قبول کرنا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیا پر اجتہاد اور علماء کی منفی تصویر کشی بھی عوامی اعتماد کو متزلزل کر رہی ہے۔ عوامی اعتماد کی اس کمی کی وجہ سے اجتہادی فیصلے مؤثر طریقے سے نافذ نہیں ہو پاتے اور انہیں قبول کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

xiii. فکری آزادی کا فقدان

مختلف اسلامی ممالک میں سیاسی یا سماجی دباؤ کی وجہ سے علماء پر اجتہاد کرتے وقت مختلف پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے علماء بعض اوقات اجتہاد کے دوران شریعت کے مقاصد کو مکمل طور پر مد نظر نہیں رکھ پاتے اور انہیں اپنے اجتہادی فیصلوں میں مخصوص مفادات کو شامل کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح اجتہادی عمل اپنی اصل روح سے ہٹ جاتا ہے اور شریعت کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہتا ہے۔ علماء کو آزادانہ اجتہاد کرنے کی مکمل آزادی دی جانی چاہیے تاکہ وہ جدید مسائل کو شریعت کے اصولوں کی روشنی میں صحیح معنوں میں حل کر سکیں۔[40]

xiv. عالمی سطح پر مسلمانوں کا سیاسی اور سماجی مقام

اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں ایک اور چیلنج مسلمانوں کا عالمی سطح پر گرتا ہوا سیاسی اور سماجی مقام ہے۔ عالمی سیاست میں مسلمانوں کی حیثیت کمزور ہے، جس کی وجہ سے اسلامی دنیا کے علماء کو اجتہاد کے دوران عالمی سیاسی اور اقتصادی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض مسلم ممالک میں داخلی سیاسی

40- Ahmed Khan, *Freedom of Thought in Islamic Jurisprudence: A Contemporary Analysis* (Inidia: Islamic Jurisprudence Studies Press, 2022), 1 :45-53.

عدم استحکام اور بیرونی مداخلت بھی علماء کے اجتہادی عمل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ان حالات میں علماء کو اجتہاد کے دوران ان سیاسی اور سماجی عوامل کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے، جس سے اجتہادی عمل مزید پیچیدہ اور مشکل بن جاتا ہے۔ اس کی ایک اہم مثال رابطہ عالم اسلامی ہے۔ یہ ادارہ دنیا بھر کے مسلم علماء اور مفکرین کو متحد کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس ادارے کو خاص طور پر مسلمانوں کے سیاسی و سماجی مقام اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے مسائل جیسے فلسطین، کشمیر اور روہنگیا مسلمانوں کے مسائل پر اجتہادی فیصلے کرتے وقت عالمی وسیاسی دباؤ کا سامنا رہا ہے۔[41]

xv. **جدید اخلاقی اور فلسفیانہ نظریات کا چیلنج**

جدید دور میں اخلاقیات اور فلسفے کے میدان میں بہت سے ایسے نئے نظریات اور مکاتب فکر سامنے آ چکے ہیں، جو روایتی اسلامی نظریات سے متصادم ہیں۔ جیسے سیکولرازم، لبرلزم اور پوسٹ ماڈرنزم کے اثرات نے اجتماعی طور پر اسلامی اقدار کو چیلنج کیا ہے۔ اجتہاد بالمقاصد کے عمل میں علماء کو ان نظریات کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوتا ہے اور انہیں اسلامی نقطۂ نظر کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے اجتہادی فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ اس عمل میں علماء کو یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ان جدید نظریات کو کس حد تک اسلامی اصولوں کے ساتھ مطابقت میں لایا جا سکتا ہے اور کہاں پر ان سے گریز ضروری ہے۔ یہ ایک انتہائی پیچیدہ چیلنج ہے کیونکہ یہ نظریات دنیا بھر میں بہت سے لوگوں کے طرز زندگی اور سوچ کا حصہ بن چکے ہیں۔

4۔ اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے امکانات

اجتہاد بالمقاصد کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

i. **تحقیقی مراکز کا قیام**

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے تحقیقی مراکز کا قیام نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ مراکز علماء، ماہرین اور محققین کو ایک جگہ پر اکٹھا کر کے علمی تحقیق اور مسائل کے اجتہادی حل پیش کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ ایسے مراکز جدید علوم جیسے ڈیجیٹل مالیات، مصنوعی ذہانت اور ماحولیاتی مسائل پر فقہی نقطۂ نظر سے غور و فکر کرتے ہیں اور معاشرتی مسائل کے اجتہادی حل تجویز کرتے ہیں۔ قطر کا مرکز برائے اسلامی قانون جدید اسلامی فقہ پر تحقیق کرتے ہوئے نئے مسائل جیسے کرپٹو کرنسی اور بائیو ٹیکنالوجی پر اسلامی نقطۂ نظر سے تحقیقات کر رہا ہے۔ اسی طرح المجمع الفقہی الاسلامی جیسے ادارے اسلامی دنیا میں فقہ کے اجتہادی مباحثے کو بڑھا رہے ہیں تاکہ جدید مسائل کے لیے شریعت کے مقاصد پر مبنی عملی

41- Muhammad Ali, *Mulims in Global Politics: Challenges and Perspectives* (Publisher: Global Muslim Studies Press, 2023), 2 :87-95.

رہنمائی فراہم کی جاسکے۔ ان تحقیقی مراکز کا قیام اسلامی ممالک میں نہ صرف علمی اور فکری ترقی کا سبب بنتا ہے بلکہ اجتہاد بالمقاصد کے ذریعے اسلامی فقہ کو مزید ترقی دی جاسکتی ہے۔[42]

ii. علماء کی تربیت

علماء کی تربیت اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کے لیے کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر علماء کو جدید دور کے مسائل جیسے عالمی معیشت، ٹیکنالوجی اور سماجی علوم میں مناسب تربیت دی جائے تو وہ بہتر طور پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا اجتہادی حل فراہم کر سکتے ہیں۔ تربیتی پروگرامز علماء کو اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کی گہرائی میں جا کر سیکھنے کا موقع دیتے ہیں اور جدید مسائل کو بہتر انداز میں سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ اگر علماء عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ اجتہاد کی تربیت حاصل کریں تو وہ اسلامی معاشروں کو درپیش پیچیدہ چیلنجز کا حل پیش کر سکتے ہیں۔[43]

iii. مقامی اور بین الاقوامی کانفرنسیں

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر کانفرنسوں کا انعقاد بہت اہم ہے جہاں مختلف مکاتب فکر کے علماء اور ماہرین جدید مسائل پر اجتہادی بحث و مباحثہ کر سکیں۔ ان کانفرنسوں کے ذریعے فقہاء اور مفکرین ایک دوسرے کے خیالات سے سیکھتے ہیں اور اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کے تحت جدید مسائل کے حل تجویز کرتے ہیں۔ ان کانفرنسوں میں مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل مالیات اور عالمی ماحولیات جیسے موضوعات پر بحث ہو سکتی ہے اور علماء اجتہاد کے ذریعے ان مسائل کے حل پیش کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے بین الاقوامی فورمز کا انعقاد اجتہاد بالمقاصد کی ترویج میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔[44]

iv. اجتہادی فتاویٰ کی اشاعت

جدید دور میں اجتہاد بالمقاصد کی بنیاد پر فتاویٰ کا اجراء اور اشاعت بھی ایک اہم اقدام ہے۔ اس کے ذریعے علماء اسلامی فقہ کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے جدید مسائل کا حل عوام تک پہنچا سکتے ہیں۔ ان فتاویٰ کی اشاعت مختلف ذرائع جیسے کتابیں، رسائل اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ اجتہادی فتاویٰ کی اشاعت اسلامی فقہ کے فروغ اور عوام کی رہنمائی میں ایک اہم ذریعہ ہے۔

42- Ayesha Siddiqi, *Establishing Research Centers for Islamic Jurisprudence :A Pathway to Ijtihad Bil Maqasid* (India:Islamic Jurisprudence Review,(2022):45-60.

43- Muhammad Asim khan, *Training Scholars Contemporary Challenges: The Role of Ijtihad Bil Maqasid* (India: Journal of Islamic Thought and Civilization, 2023),5:75-89.

44- Faraz Siddiqi, "International and Local Conferences on Ijtihad bil Maqasid: Promoting Contemporary Islamic Jurisprudences," *Islamic Law and Society*, 12, (2023):110-126.

v. **فقہی تحریکات کی تشکیل**

اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کے لیے فقہی تحریکات کا آغاز ایک اہم اقدام ہے، جن کے ذریعے علماء اور ماہرین مل کر جدید مسائل پر غور کرتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل تلاش کرتے ہیں۔ ایسی فقہی تحریکات معاشرتی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اسلامی فقہ کی تشکیل نو کر سکتیہیں اور اسے جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال سکتی ہیں۔ اس طرح کی تحریکات کے ذریعے اسلامی فقہ کو مزید فروغ دیا جا سکتا ہے اور عوام کو اسلامی تعلیمات کے مطابق جدید مسائل کا حل فراہم کیا جا سکتا ہے۔[45]

vi. **آن لائن کورسز**

آن لائن کورسز کے ذریعے اجتہاد بالمقاصد کی ترویج جدید دور میں ایک اہم اور مؤثر طریقہ ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے علماء اور طلبہ دونوں کو اجتہاد کے اصول اور ان کا عملی اطلاق سکھایا جا سکتا ہے تاکہ وہ جدید دور کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ان کورسز کے ذریعے دنیا بھر کے طلبہ کو اجتہاد بالمقاصد کی تعلیم دی جا سکتی ہے اور اس کے عملی اطلاق کے بارے میں شعور پیدا کیا جا سکتا ہے۔

vii. **علماء میں مکالمے کا فروغ**

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے مختلف مکاتب فکر کے علماء کے درمیان مکالمے کا انعقاد نہایت ضروری ہے تاکہ علمی ہم آہنگی پیدا کی جا سکے اور مختلف مسائل کا جامع حل تلاش کیا جا سکے۔ اس قسم کے مکالمے نہ صرف اسلامی فقہ کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کے تحت عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

viii. **جدید فقہی اصولوں کی تدوین**

فقہ کے جدید اصولوں کی تدوین بھی اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کا ایک اہم حصہ ہے تاکہ جدید دور کے مسائل کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل پیش کیا جا سکے۔ علماء اور مفکرین کو جدید فقہی اصولوں کی تشکیل کی ضرورت ہے جو شریعت کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید دور کے مسائل کا حل فراہم کر سکیں۔ مثال کے طور پر، ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید مسائل جیسے جینیاتی تحقیق اور مصنوعی ذہانت پر کام کیا ہے اور نئی فقہی راہیں متعین کی ہیں۔ اس طرح، جدید فقہی اصولوں کی تدوین اسلامی فقہ کو ترقی دینے اور اسے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق

45- Zainab, al-Maqasid, "Formation of Fiqh Movement: Advancing Ijtihad bil Maqasid in Contemporary Issues," *Journal of Islamic Law and Ethics*, 15, (2023):45-62.

ڈھالنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔[46] اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ فقہی ماہرین کو حکومتی پالیسی سازی کے عمل میں شامل کیا جائے تاکہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق پالیسیوں کی تشکیل ہو۔ اس عمل سے اسلامی تعلیمات کو جدید تقاضوں کے مطابق بہتر طریقے سے نافذ کیا جاسکتا ہے۔

ix. اجتہاد بالمقاصد کی بنیاد پر نصاب کی تشکیل

اجتہاد بالمقاصد کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی نظام میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے، خاص طور پر دینی مدارس اور جامعات کے نصاب میں۔ مدارس میں اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کو نصاب کا حصہ بنایا جائے، تاکہ طلبہ اجتہادی طریقہ کار کو سیکھیں اور جدید مسائل کا اجتہادی حل تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ نصاب کی تشکیل میں اجتہادی اصولوں اور شریعت کے مقاصد کو نمایاں کیا جائے تاکہ طلبہ دور جدید کے مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے غور کر سکیں۔ الازہر یونیورسٹی نے اپنے نصاب میں اجتہاد بالمقاصد کو شامل کیا ہے تاکہ طلبہ میں عصری مسائل پر اجتہادی کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ نصاب میں اس طرح کی تبدیلیاں مستقبل کے علماء کو بہتر طور پر تیار کر سکتی ہیں۔[47] تعلیمی اداروں میں عملی اجتہاد کی تربیت فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ طلبہ کو صرف نظریاتی اجتہاد کے بجائے عملی اجتہاد کے طریقہ کار سے بھی روشناس کرایا جائے۔ اس کے لیے مدارس اور جامعات میں عملی ورکشاپس اور کیس اسٹڈیز کے ذریعے اجتہادی فیصلے کرنے کی تربیت دی جاسکتی ہے۔ طلبہ کو حقیقی دنیا کے مسائل پر اجتہادی حل پیش کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس ضمن میں ڈیجیٹل مالیات، حیاتیاتی انجینئرنگ اور مصنوعی ذہانت کے موضوعات اہم ہیں۔ اس سے طلبہ کی عملی اجتہادی صلاحیتیں بہتر ہوں گی اور وہ مستقبل میں مختلف مسائل پر بہتر فیصلے کر سکیں گے۔

x. عالمی فقہ کی نئی تحریروں کی اشاعت

اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کے لیے ضروری ہے کہ فقہی اور اجتہادی موضوعات پر نئی تحریریں اور کتابیں شائع کی جائیں جو جدید دور کے مسائل کا اجتہادی حل پیش کریں۔ اس عمل سے نہ صرف علماء کو جدید مسائل پر رہنمائی ملے گی، بلکہ عام لوگوں کو بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا بہتر

46- Yusuf Qaradavi, "Developing Modern Jurisprudential Principles in Light of Ijtihad bil Maqasid," *Journal of Islamic Law and Ethics*, 15, (2024):45-60. (https://www.jstor.org/stable/j.ctv19prr5b)

47- Al-Azhar University, "Curriculum Development for Ijtihad bil Maqasid in Islamic Studies," *Islamic Educational Review*, 10, (2024):101-120. (https://www.jstor.org/stable/j.ctv19prr5b)

طریقہ ملے گا۔ مثال کے طور پر، شیخ یوسف القرضاوی کی کتابیں جدید مسائل جیسے بین الاقوامی تعلقات، معیشت اور سائنس پر اجتہادی نقطہ نظر سے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ عالمی سطح پر اس طرح کی تحریروں کی اشاعت اجتہاد بالمقاصد کی اہمیت کو فروغ دینے اور علماء کو عصری مسائل کے حل میں مدد فراہم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔[48]

.xi فقہی و ثقافتی تبادلہ پروگرامز

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے فقہی اور ثقافتی تبادلہ پروگرامز کا انعقاد بھی اہم ہے جس میں مختلف ممالک کے علماء اور مفکرین ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھیں۔ اس تبادلے کے ذریعے علماء کو مختلف معاشرتی اور فقہی مسائل پر اجتہادی مباحثے کا موقع ملے گا، جس سے ان کی علمی اور فکری صلاحیتوں میں اضافہ ہو گا۔

.xii مدارس اور جامعات کی شراکت داری

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے دینی مدارس اور جامعات کے درمیان شراکت داری قائم کرنا ضروری ہے تاکہ دونوں ادارے مل کر علمی اور اجتہادی کاموں میں تعاون کریں۔ مدارس میں اجتہاد بالمقاصد کی تعلیم دینے کے لیے جامعات کی تحقیقاتی سہولیات اور علمی مواد کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس شراکت داری کے ذریعے مدارس کے طلبہ کو عصری علوم سے بھی روشناس کرایا جا سکتا ہے تاکہ وہ اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے دینی مدارس اور مختلف جامعات نے تحقیقاتی منصوبوں میں شراکت داری قائم کی ہے، جس کے ذریعے مدارس کے طلبہ کو جدید فقہی مسائل پر اجتہاد سکھایا جا رہا ہے۔[49]

.xiii مقامی کمیونٹی میں ورکشاپس کا انعقاد

اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کے لیے مقامی کمیونٹی میں ورکشاپس کا انعقاد نہایت ضروری ہے، تاکہ عوام کو اجتہاد کے اصولوں سے آگاہ کیا جا سکے اور ان کو اسلامی تعلیمات کے مطابق جدید مسائل کا حل بتایا جا سکے۔ ان ورکشاپس میں علماء اور فقہاء جدید معاشرتی، سائنسی اور اقتصادی مسائل پر اجتہادی حل پیش کر سکتے ہیں اور عوام کو ان کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہیں۔[50]

48- Yusuf Qaradavi, *Modern Jurisprudence and Contemporary Issues:An Ijtihad Perspectives* (Publisher: Islamic Publications, 2023), 5 :50-75.

49- Ayesha Khan, "Colloborative Efforts between Religious schools and Universities in Advancing Ijtihad bil Maqasid," *Journal of Islamic Education Studies*, 8, (2023):45-59.

50- Ahmad Ali, "Community Workshops on Ijtihad: Bridging Tradition and Modernity," *Islamic Community Development Journal*, 12, (2024):20-35.

xiv. **ماہرین کے ساتھ مشاورت**

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ ماہرین کے ساتھ مشاورت اور معاونت کے لیے نیٹ ورکس بنائے جائیں، جہاں علماء، مفکرین اور محققین آپس میں تعاون کریں اور اجتہادی مسائل پر غور و فکر کریں۔ یہ نیٹ ورکس علماء کو ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے اور علمی تبادلے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

xv. **جدید ٹیکنالوجی کا استعمال**

اجتہاد بالمقاصد کی ترویج کے لیے ٹیکنالوجی اور ایپلیکیشنز کا استعمال بھی ایک اہم قدم ہے۔ علماء اور طلبہ کے لیے ایسی ایپلیکیشنز بنائی جا سکتی ہیں جو اجتہادی مسائل پر رہنمائی فراہم کریں اور اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں کے تحت جدید مسائل کا حل پیش کریں۔[51]

xvi. **میڈیا مہم**

اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ میڈیا کا استعمال کیا جائے تاکہ عوام میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا جا سکے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اجتہاد بالمقاصد کے اصولوں پر مبنی پروگرامز اور مہمات چلائی جا سکتی ہیں جہاں علماء عوام کو اجتہاد کی اہمیت اور جدید مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے آگاہ کریں۔ مثال کے طور پر، الجزیرہ جیسے چینلز پر اسلامی موضوعات پر مباحثے اور اجتہادی مسائل پر پروگرامز نشر کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح کی میڈیا مہمات اجتہاد بالمقاصد کی ترویج میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں اور اسلامی فقہ کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں مدد دے سکتی ہیں۔[52]

5۔ خلاصۂ بحث

اجتہاد بالمقاصد اسلامی فقہ کا ایک ایسا اصول ہے جو جدید دنیا کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس کے ذریعے شریعت کے بنیادی مقاصد کا تحفظ ممکن ہوتا ہے اور ان اصولوں کو نئے چیلنجز کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اجتہاد بالمقاصد ایک ایسا طریقہ ہے جو شریعت کے بنیادی مقاصد کو مدنظر رکھ کر اسلامی قانون سازی اور اجتہاد کے عمل میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس مضمون کا مقصد اجتہاد بالمقاصد کے تصور، اس کی

51- Sara Khan, "Utilizing Technology for Ijtihad: The Role of Applications in Modern Islamic Jurisprudence," *Journal of Islamic Technology and Ethics*,8 (YEAR):45-60.

52- Ahmed Ali, "Media Compaigns for Promoting Ijtihad bil Maqasid: Strategies and Impacts," *Islamic Media Journal*, 12, (2024):23-37.

اہمیت، اس سے جڑی ہوئی روایات، اس کی راہ میں حائل مشکلات اور اس کے امکانات کو واضح کرنا ہے۔ اجتہاد بالمقاصد کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی قانون سازی میں شریعت کے مقاصد، جیسے کہ جان، مال، عقل، نسل اور دین کی حفاظت، کو بنیاد بنا کر نئے مسائل کے حل کے لیے غور و فکر کیا جائے۔ یہ طریقہ کار روایتی اجتہاد سے مختلف ہے۔ روایتی اجتہاد میں صرف نصوص یعنی قرآن و سنت کے ظاہر کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ اجتہاد بالمقاصد میں فقہاء شریعت کے اصولوں کو مقاصد کی روشنی میں سمجھنے اور ان کی تطبیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تصور کی جڑیں اسلامی فقہ میں بہت گہری ہیں اور اس کا تذکرہ کلاسیکی اسلامی فقہاء جیسے امام غزالی، امام شاطبی اور دیگر علماء نے کیا ہے۔ امام شاطبی نے اپنی کتاب "الموافقات" میں مقاصد الشریعہ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شریعت کا مقصد انسانوں کی فلاح و بہبود ہے اور اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اجتہاد کیا جانا چاہیے۔ اجتہاد بالمقاصد کو اپنانے میں کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ بہت سے علماء اجتہاد بالمقاصد کو روایتی اجتہاد کے مقابلے میں کم اہمیت دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض علماء کا یہ بھی خدشہ ہے کہ اجتہاد بالمقاصد کے تحت شریعت کے اصولوں میں نرمی پیدا ہو سکتی ہے اور یہ اسلام کے بنیادی عقائد کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اجتہاد بالمقاصد کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے ایک مضبوط علمی اور فکری بنیاد کی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے کئی امکانات موجود ہیں۔ یہ طریقہ کار نہ صرف اسلامی قانون کو عصری مسائل کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے بلکہ امت مسلمہ کو ان مسائل کے حل کی طرف بھی لے جا سکتا ہے جن کا سامنا انہیں آج کے جدید دور میں ہے۔ اس سے اسلامی قانون سازی میں ایک نئی راہ کھل سکتی ہے جو شریعت کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی فلاح و بہبود کے لیے زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ اجتہاد بالمقاصد کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ ملت اسلامیہ میں علمی و فکری بیداری، اجتہادی اداروں کی تشکیل و ترقی، روایتی و عصری تعلیم کی یکجائی اور نئی فقہی تحریکات کی ابتداء پر سنجیدہ غور و فکر کیا جائے اور پائیدار اقدامات کے لیے نتیجہ خیز منصوبہ بندی کی جائے۔

Bibliography

1. Al-Qur'ān.
2. Ahmad, Irfan, *Contemporary Issues in Islamic Jurisprudence: Challenges and Solutions*, (Islamabad: Islamic Research Institute, 2023), 2 :101-105.
3. Akees, Hamid, *Islam and Globalization: New Interactions*, (Publisher: Rutledge,2009). 1 :145-160.
4. Al-Azhar University, "Curriculum Development for Ijtihad bil Maqasid in Islamic Studies," *Islamic Educational Review*, 10, (2024):101-120. (https://www.jstor.org/stable/j.ctv19prr5b)
5. Ali, Ahmad, "Community Workshops on Ijtihad: Bridging Tradition and Modernity," *Islamic Community Development Journal*, 12, (2024):20-35.
6. Ali, Ahmed, "Media Compaigns for Promoting Ijtihad bil Maqasid: Strategies and Impacts," *Islamic Media Journal*, 12, (2024):23-37.
7. Ali, Farah, *Media Influence on Religious Discourse: Challenges and Responsibilities*, (Publisher: Global Islamic Study Press, 2023) ,2 :78-83.
8. Ali, Muhammad, *Mulims in Global Politics: Challenges and Perspectives* (Publisher: Global Muslim Studies Press, 2023), 2 :87-95.
9. al-Qaraḍāwī, Yūsuf, "Developing Modern Jurisprudential Principles in Light of Ijtihad bil Maqasid," *Journal of Islamic Law and Ethics*, 15, (2024):45-60. (https://www.jstor.org/stable/j.ctv19prr5b)
10. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf, *Modern Jurisprudence and Contemporary Issues:An Ijtihad Perspectives* (Publisher: Islamic Publications, 2023), 5 :50-75.
11. Ibn al-Qayyim, Shams ad-Dīn Abū ʿAbd Allāh, *I'lām al-Muwaqqi'īn*. Dār Ibn al-Jawzī, 1991.
12. Ibn 'Āshūr, Muḥammad al-Ṭāhir, *Maqāṣid al-Sharī'ah al-Islāmīyah*. Tunis: Dār Ibn Saḥnūn, 1984.
13. Ibn Mājah, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan*, Ḥadīth no. 2341. Beirut: Dār Iḥyā' al-Kutub al-'Arabīyah, n.d.
14. Ibn Manẓūr, Muhammad ibn Mukarram, *Lisān al-'Arab*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, 1414 AH.
15. Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid ibn Muḥammad, *Al-Mustaṣfā min 'Ilm al-Uṣūl* .Karachi: Idārat al-Qur'ān wa al-'Ulūm al-Islāmīyah, 1987.

16. Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan*, Kitāb al-Aqḍiyah.Beirut: Dār al-Fikr, 1997.
17. Al-Shāfi'ī, Muhammad ibn Idrīs, *al-Risālah*. Cairo: Dār al-Turāth, n.d.
18. 'Izz al-Dīn, ibn 'Abd al-Salām, *Qawā'id al-Aḥkām*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, 1997.
19. Al-Khaṭīb al-Baghdādī, Abū Bakr Aḥmad, *Tārīkh Baghdād*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, n.d.
20. Al-Ghannūshī, Rāshid, *al-Maqāṣid fī al-Fiqh al-Islāmī*. Beirut: Dār al-Nūr, 1995.
21. Al-Shāṭibī, Abū Isḥāq Ibrāhīm, *al-Muwāfaqāt*. Beirut: Dār al-Ma'ārif, 1997.
22. Dhalūn, 'Irfān Khālid, *Islām kā Naẓariyyah-yi Ijtihād*. Islāmābād: Sharī'ah Academy, Bayn al-Aqwāmī Islāmī Jāmi'ah, 2002.
23. Imām Muslim, ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-'Ilm, ḥadīth no. 1716. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 2001.
24. Al-Qaraḍāwī, Yūsuf, *Fiqh al-Zakāh*. Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1973.
25. Khan, Ahmed, *Freedom of Thought in Islamic Jurisprudence: A Contemporary Analysis* (Inidia: Islamic Jurisprudence Studies Press, 2022), 1 :45-53.
26. Khan, Amina, *Contemporary Challenges in Islamic Jurisprudence: Navigating Modern Issues* (Islamabad: Islamic Law and Society Press, 2024), 3:102-107.
27. Khan, Ayesha, "Colloborative Efforts between Religious schools and Universities in Advancing Ijtihad bil Maqasid," *Journal of Islamic Education Studies*, 8, (2023):45-59.
28. Khan, Muhammad Asim, *Training Scholars Contemporary Challenges: The Role of Ijtihad Bil Maqasid* (India: Journal of Islamic Thought and Civilization, 2023),5:75-89.
29. Khan, Sara, "Utilizing Technology for Ijtihad: The Role of Applications in Modern Islamic Jurisprudence," *Journal of Islamic Technology and Ethics*,8 (YEAR):45-60.
30. Khan, Tariq, *Islamic Jurisprudence and Political Influence: Navigating the Challenges of Modernity* (Islamabad: International Islamic University, 2022), 1 :55-60.
31. Khan, Tariq, *Islamic Jurisprudence in Digital Age: Challenges and Responses* (Islamabad: Islamic Law and Society, 2024),2:88-94.

32. Siddiqi, Ayesha, *Establishing Research Centers for Islamic Jurisprudence: A Pathway to Ijtihad Bil Maqasid* (India: Islamic Jurisprudence Review,2022) Vol:45-60.
33. Siddiqi, Faraz, "International and Local Conferences on Ijtihad bil Maqasid: Promoting Contemporary Islamic Jurisprudences," *Islamic Law and Society*, 12, (2023):110-126.
34. Zainab, al-Maqasid, "Formation of Fiqh Movement: Advancing Ijtihad bil Maqasid in Contemporary Issues," *Journal of Islamic Law and Ethics*, 15, (2023):45-62.